70531-عقد نکاح کے بعد والد خاوند کے ساتھ بیٹھنے سے روکتا ہے

سوال

میرا ایک لڑکی کے ساتھ عقد نکاح ہو چکا ہے، اور مالی حالت کی بنا پر ایک سال کے بعد رخصتی طے پائی ہے، لیکن لڑکی کا والد لڑکی سے خلوت نہیں کرنے دیتا اور کچھ دیر کے لیے بھی ہمیں علیحدہ بیٹھ کر بات چیت کرنے یا بیٹھنے بھی نہیں دیتا، کیا میرے سسر کے لیے حلال ہے کہ وہ رسم ورواج کی بنا پر مجھے بیوی کے ساتھ خلوت کرنے اور بیٹھنے سے منع کرے، اور مجھے کیا کرنا چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

عقد نکاح کے تین ارکان ہیں :

ایجاب وقبول اور ولی کی موافقت.

ایجاب یہ ہے کہ : دو عقد کرنے والوں میں سے کسی ایک کی جانب سے صادر ہونے والی ایسی کلام جس سے وہ عقد کرنا چاہیں، اور اس کا نام ایجاب اس لیے رکھا گیا ہے کہ اسی بنا پر التزام کو وجود ہوا ہے.

اور قبول یہ ہے کہ : دوسری طرف سے ایسی کلام صادر ہو جو پہلے فریق کی جانب سے صادر ہونے والی کلام کو قبول کرنے اور اس کی موافقت پر دلالت کرتی ہو، اسے قبول کا نام اس لیے دیا گیا ہے کہ پہلے کے التزام سے اس میں رضامندی پائی جاتی ہے.

اس لیے اگر یہ ایجاب وقبول بیوی کی موجودگی اور اس کی رضامندی سے ہو تو عقد نکاح ہو جائیگا، اور وہ عورت اس شخص کی بیوی بن جائیگی، اس طرح وہ شخص اس عورت کا ایجاب وقبول کے بعد خاوند بن جائیگا، اس عقد نکاح کے نتیجہ میں درج ذیل شرعی اثرات مرتب ہونگے :

اول :

خاوند اور بیوی کا ایک دوسرے سے لطف اندوز ہونا اور استمتاع کرنا.

دوم :

اگر بیوی سے دخول کر لیا یا پھر اس کے ساتھ شرعی خلوت ہو گئی جس میں جماع کرنا ممکن تھا یا پھر دخول یا خلوت سے قبل فوت ہو گیا تو عقد نکاح میں مقرر کیا گیا پورا مہر ادا کرنا واجب ہوگا.

اور اگر عقد نکاح کے بعد دخول سے قبل یا پھر خلوت کیے بغیر طلاق دے دی تو بیوی کو مقرر کیا گیا آدھا مہر ادا کرنا ہوگا.

لیکن اگر عقد نکاح میں مہر مقرر نہیں کیا گیا تو پھر دخول کی صورت میں یا خاوند کے فوت ہو جانے یا شرعی خلوت ہو جانے کی صورت میں بیوی کو مہر مثل ادا کرنا ہوگا، یعنی اس عورت کی بہنوں اور پھوپھی کی بیٹیوں جتنا مہر ادا کرنا ہوگا.

سوم :

خاوند کے ذمہ بیوی کا نان و نفقہ اور رہائش مہیا کرنا اس صورت میں واجب ہوگا جب بیوی سے دخول کر لیا جائے، کیونکہ یہ اشیاء بیوی سے استمتاع کے عوض میں ہیں اور اس لیے کہ بیوی اس صورت میں خاوند کے ماتحت ہو جاتی ہے.

چہارم :

دخول اور شرعی خلوت ہو جانے کی صورت میں اولاد کی نسبت خاوند کی طرف ثابت ہوگی.

پنجم :

اگر خاوند اور بیوی میں سے کوئی ایک بھی فوت ہو جائے تو ایک دوسرے کے وارث بنیں گے، چاہے بیوی سے دخول ہوا ہو یا دخول نہ ہوا ہو.

ششم :

سسرالی حرمت ثابت ہو جائیگی، یعنی بیوی پر خاوند کی اصل اور فرع اور اسی طرح بیوی کی اصل اور فرع خاوند پر حرام ہو جائیگی، جس کی تفصیل معروف ہے.

ہم اوپر جو کچھ بیان کر چکے ہیں اس سے سوال کا جواب بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ : خاوند اور بیوی میں سے ہر ایک کے لیے عقد نکاح سے ہی ایک دوسرے سے مباشرت و بوسہ لینا اور خلوت وغیرہ سے استمتاع کرنا ثابت ہو جائیگا.

سوال نمبر (74321) اور (13886) کے جوابات میں عقد نکاح کرنے کے بعد ان مباحات کا بیان ہوا ہے جو خاوند کے لیے جائز ہیں چاہے بیوی سے دخول نہ بھی ہوا ہو، آپ ان سوالات کا مطالعہ کر لیں.

لیکن رخصتی کے اعلان اور رخصتی سے قبل عورت کے ولی کے لیے جائز ہے کہ وہ شرعی خلوت یعنی دروازے بند کر کے اور پردہ لٹکا کر اور بالاولی جماع سے سختی کے ساتھ منع کرے، کیونکہ رخصتی کے اعلان اور رخصتی سے قبل دخول میں بہت ساری خرابیاں پائی جاتی ہیں.

کیونکہ ہو سکتا ہے خاوند فوت ہو جائے، یا پھر طلاق ہو جائے، اور رخصتی سے قبل ہی عورت حاملہ ہو یا پھر اس کی بکارت جاتی رہے جس سے برے اثرات مرتب ہونگے.

سوال نمبر (3215) کے جواب میں اس مسئلہ کی تفصیل پائی جاتی ہے آپ اس کا مطالعہ کر لیں.

اس لیے جب ان خرابیوں کے ساتھ رخصتی اور خاوند کے گھر منتقل ہونے سے قبل اس طرح کے امور اکثر طور پر ہونے والی سستی و کاہلی بھی شامل ہو جائے، اور اس کے ساتھ ساتھ لوگوں کی نظر اور وہ عرف جو بیوی کی رخصتی کے بعد ہی اس طرح کے تعلقات قبول کرتا ہے، تو یہ امر عزت و ناموس اور نسب کی حفاظت کے لیے ایک معتبر امر شمار ہوگا.

اور خاوند کو چاہیے کہ وہ اس کی قدر کرے، اور اپنے جذبات سے نہیں بلکہ عقل سے سوچے، اور اسے اس معاملہ کے نتیجہ میں ہونے والے اثرات کا علم بھی رکھنا چاہیے کہ ہو سکتا وہ فوت ہو جائے یا طلاق ہو جائے تو پھر کیا ہوگا اور یقیناً وہ اپنی بیٹی کے لیے ایسا پسند نہیں کریگا، تو پھر لوگ بھی اپنی بیٹیوں کے لیے ایسی چیز پسند نہیں کرتے.

ہماری رائے تو یہی ہے کہ اس کا بہتر اور درمیانہ حل یہی ہے کہ اس میں نہ تو تشدد کیا جائے اور نہ ہی تساہل سے کام لیا جائے بلکہ میانہ روی اختیار کی جائے.

واللہ اعلم.